الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

شمائمِ امدادیہ

عکس

قطبِ عالم حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
کے حالات، ملفوظات اور تصوف سے سرشار مضامین کا مجموعہ

کتب خانہ شرف الرشید
شاہ کوٹ (شیخوپورہ) مغربی پاکستان

یا لطیف

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ط

شمائم امدادیہ

اردو ترجمہ

نفحات مکیہ من مآثر امدادیہ

یعنی

حضرت قطب العالم حاجی محمد امداد اللہ صاحب چشتی صابری مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کے حالات مبارکہ، ملفوظات اور تصوف سے سرشار مضامین کا مجموعہ

ناشر

احقر العباد محمد حسین الرشید عفا اللہ عنہ

برائے فرم

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ، مغربی پاکستان

بارِ دوم

۱۳۸۶ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرمائیے بیشک آپ سننے والے جاننے والے ہیں۔"

ھدیہ ۲/- روپے

مطبوعہ .... نامی پریس لاہور

فہرست مضامین

گئیں۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک بزرگ کہتے تھے کہ تمام آدمی کیا مشرک کیا کافر کیا مومن سب کو خدا کی رسائی ہو سکتی ہے اسلام شرط نہیں ہے ارشاد فرمایا کہ یہ بزرگ باوجود کمال کے سیر اسلام میں تھے البتہ مرتبہ حقائق میں یہ درست ہے کیونکہ مرجع تمامی خلائق اللہ جل شانہٗ ہے فرماتا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پس تمامی مخلوق صراط مستقیم پر ہے اور اسی وجہ سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر کفایت نہ فرمایا اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی قید لگائی۔ پس اس طور پر صراط مستقیم مرادف طریق نجات کا نہیں ہے اور مرتبہ حقائق میں تمامی آدمی متساوی الاقدام ہیں اور کونین میں مظاہر اسماء و صفات لطف و قہر ہیں لیکن مرتبہ صورت میں جدا و متمائز ہیں اثنائے درس احیاء العلوم میں زبان فیض ترجمان سے فوائد عجیبہ بیان فرما رہے تھے مولانا اشرف علی صاحب نے عذر کیا کہ آج بعض مقامات متبرکہ کی زیارت کو گیا تھا اس وجہ سے حاضری میں دیر ہو گئی ارشاد فرمایا بجائے بزرگاں بجائے بزرگاں زیارت آثار بزرگاں میں برکت ہوتی ہے فرمایا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ تصوف کی جڑ ہے فرمایا خوشبو لگاتے وقت سب نیتوں سے عمدہ نیت یہ ہے کہ خدا کی خوشنودی کی نیت کرے فَاِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ فرمایا ایک آدمی نے حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی غیبت کی آپ نے ایک طبق دینار کا اس کو ہدیہ دیا لوگوں نے پوچھا یہ کیسا الٹا معاملہ ہے امام صاحب نے فرمایا هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اس شخص نے مجھکو نعمت اُخروی دی تو کیا میں اس کو دنیا کی نعمت بھی نہ دوں ۔

بدی را بدی سہل باشد جزا ٭ اگر مردی احسن الی من اسا

فرمایا کہ اس زمانے میں فتوی پر عمل کرنا ہی تقوی ہے ایک متقی نے کسی کے گھر میں خط لکھا اور ذرا سی خاک لیکر خشک ہونے کو خط پر ڈال دی چونکہ بلا اجازت خاک لی تھی مواخذہ کیا گیا۔ فرمایا اگر نیت درست ہو تو آدمی آیۃ وَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ میں داخل ہو جائیگا یعنی حضور دائم میسر ہو۔ فرمایا کہ تواضع نفاق کے ساتھ ممنوع ہے۔ فرمایا کہ ایک بزرگ حضرت بایزید بسطامیؒ کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکے لوگوں نے ان سے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ اصلاح نیت میں کوشش کرتا تھا صحیح نہیں ہونے پائی کہ نماز ختم

ہو گئی۔ احیاء العلوم کا درس ہو رہا تھا مضمون یہ تھا کہ معاصی نیک نیتی سے طاعت نہیں ہو سکتے ارشاد فرمایا کہ یہ صحیح ہے۔ بلکہ حدیث شریف جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ کے معنی یہی ہیں اور جو کہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ مراد سیئات سے وہ طاعات ہیں کہ اصل نیت میں طاعت تھی مگر بسبب عوارض کے سیئات ہو گئی حق سبحانہٗ تعالی اپنے بے انتہا فضل سے ان عوارض کو رفع کر کے اس طاعت کو قبول فرماتا ہے تبدیل سے یہ مراد ہے وحدۃ الوجود کا ذکر فرماتے تھے مگر کلام بہت عالی تھا اس لئے لکھا نہ گیا (مترجم) فرمایا اخوت کی تین قسمیں ہیں اخوۃ نسبی کہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اخوۃ ایمانی، اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ اخوۃ عارفین لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ فرمایا کہ جناب مولوی رحمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن فرمایا کہ اجازت ہو تو حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہٗ کو آپ کے مراتب سے اطلاع دوں آپ نے جواب دیا کہ انتہائے عنایت سلطانی یہی ہو گی کہ اپنے حضور میں طلب فرمائیں گے جبکہ کہ آپکو طلب کیا تھا اور یہیں مکہ کو نہیں چھوڑنا چاہتا البتہ سلطان کی دعا چاہتا ہوں کیونکہ دعائے سلطان عادل مستجاب ہوتی ہے اور یہ استدعا سلاطین کے حضور میں بہت دشوار ہے پس مناسب ہے کہ آپ میرا سلام سلطان سے کہدیں کیونکہ جواب سلام ضروری دیں گے اور سلام دعا ہے پس اتنا ہی کافی ہے۔ سلام کو کہ طریق مسنون ہے ترک کر کے آداب عرض کرنا نہ چاہیئے فرمایا کہ آیت وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا میں علمائے ظاہر خیال کرتے ہیں کہ مراد اس سے اسماء عرفیہ ہیں اور حق تو یوں ہے کہ اس سے مراد حقائق اسماء ہے۔ فرمایا علماء آپس میں تنازع کر کے اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَكْبَرُ کے مصداق بن جاتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ صوفیا بدعت اختیار کرتے ہیں یہ کسی طرح یقین نہیں ہوتا کیونکہ صوفی کو جب صفائے قلب میسر ہو پھر جو کچھ کہے گا حق کہے گا اور زبان حق سے کہے گا فرمایا کہ نیت نماز کی اول سے آخر تک نزد حضرات صوفیہ کے ضروری ہے لیکن علماء اور فضلاء نے غایت رحم سے بنظر سہولت فتوی صرف اول نماز میں نیت کا دیا ہے امید ارحم الراحمین سے ہے کہ قبول فرمائے فرمایا آیت وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ میں علمائے ظاہر نے یقین سے موت مراد لی ہے لیکن